ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 7 No.3 2023

# سفرنامے کا تعارف و تعریف

**پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر حسین شاہ**
شعبہ اُردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نمبر ایبٹ آباد

**Abstract :**

*"It is the description of one's travels, given in the form of an archive. The nature of human beings is quite queer and complicated to understand. Human beings remain in the world of curiosity and research while living in the present world, and they remain eager to achieve the same by doing their best. The curiosity of knowing and exploring the world of the unknown has been in vogue since the time of Adam, and it continues with vigor and zest."*

انسان کی فطرت بھی عجیب ہے کبھی ان دیکھے لمحوں کو محسوس کرتا ہے۔ اُن کے خواب دیکھتا ہے اور کبھی گزرے ہوئے لمحوں کو یاد کر کے پھر سے بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان دیکھی دُنیاؤں کا سفر ہمیشہ سے انسان کا خواب رہا ہے۔ یہ انسانی فطری جذبہ تحقیق و تجسس ہے کہ وہ حال میں رہ کر کبھی ماضی اور کبھی مستقبل کے خواب دیکھتا ہے اور اُن کی تعبیر کے لیے ہمیشہ سے سرگرداں رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سفر ہمیشہ سے انسان کی خواہشات میں بسا رہا ہے۔ حضرت آدمؑ جنت سے نکلے تب سے انسان کو یہ سفر درپیش ہے۔ ہمیشہ سے انسان کو نئے سفر اور نئے شہر پکارتے رہے ہیں۔

دوران سفر کے بعض لمحات سیاح کی روح پر نقش ہو جاتے ہیں۔ جن کو وہ بھلائے نہیں بھولتا اور اُنہی لمحوں کو پھر سے دُہراتا، پھر سے سوچتا اور پھر سے بیان کرتا ہے اگر یہ سیاح اپنے سفر کی روداد کو لکھنے بیٹھ جائے اور ادیب بھی ہو تو وہ سفر نامہ بن جائے گا اور اگر اس میں سچائی اور تخلیقی شعور بھی شامل ہو جائے تو وہ اعلیٰ درجہ کا تخلیقی فن پارہ بن جائے گا۔ صنف سفر نامہ کا اگر پس منظری جائزہ لیا جائے تو خاص طور پر مسلمانوں کا کردار اس میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کے محرکات خالصتاً مذہبی نوعیت کے ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> قُل سیرُ وفی الارض فانظرِ وُاکیف بُداَءالخَلق ثُمَ اللہ ینسیء النشاۃ الاَخرِۃo اِن اللہ علی کُل شِی قدیرo
>
> "ترجمہ: کہہ دو کے تم زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے مخلوق کو کس طرح پہلی دفعہ پیدا کیا ہے اور پھر خدا ہی پچھلی پیدائش کو پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"(۱)

یہ ہی وجہ ہے عہد اسلام میں تسخیر عالم کا شوق حج کعبہ تقدیس و عظمت روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کا شوق یہ ایسے محرکات تھے جن کی وجہ سے عربوں اور دوسرے مسلمانوں میں سیر و سیاحت کا ذوق و شوق مقبولیت کی حد تک تھا۔ اگر ماضی کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو خلافت بنو اُمیہ تک "حجاز" مسلمانوں کی تعلیم کا مرکز تھا۔ امام مالکؒ کے درس کی شہرت اسپین اور افریقہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ ملتان سے قاہرہ اور قیروان تک عباسی حکمرانوں کے خاندان کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ ملکی فتوحات کا دائرہ وسیع تر ہوتا جا رہا تھا۔ مفتوح علاقوں کے شہروں کے طبعی حالات، پیداوار، موضوعات اور باشندگان کے رسم ورواج سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے کتابیں لکھی جا رہی تھیں۔ اس بارے میں نذیر احمد "سیاحت نامۂ روس" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

> "اس ضرورت کی بنا پر "والمسالک الممالک" کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں کُندی، بن خرداذبہ قوام، بن جعفر، یعقوبی، ابن الفقیہ، ابن رستبہ، اُصطخری اور ابن جوقل کی کتابیں قابل ذکر ہیں۔ ان میں بغداد سے لے کر دیگر شہروں کے درمیانی فاصلے اور محاصل اور خراج کی تفصیلات درج ہیں ضمناً اُن شہروں کے جغرافیائی حالات باشندہ کے عقائد، رسوم ورواج اور ثقافتی حالات بھی ملتے ہیں۔"(۲)

اسلامی فتوحات اور مذہبی عقائد و نظریات کی تبلیغ کی کوششوں کو دیکھا جائے تو عرب تجارتی قافلے شمال سے یورپ، جنوب میں افریقہ کے صحراؤں اور مشرق میں ہندوستان و چین اور مغرب میں بحر اطلانتک تک پہنچ گئے۔ یہ وہ بنیادی محرکات ہیں جن کی بدولت مسلمانوں میں خاص طور پر سفر نامہ نگاری کا رواج ہوا عہد قدیم میں مسلمانوں کے ساتھ دیگر مذاہب کے مبلغین نے بھی سفر کیے خاص طور پر ہندوستان کی سرزمین کے حوالہ سے یہ اسفار اہمیت کے حامل ہیں۔ ہندوستان کے قدیم ترین سفر ناموں میں میگتھیز کے سفر نامے کا شمار بھی ہوتا ہے جو کہ ۳۰۲ق م میں چندر گپت موریہ کے عہد حکومت میں دارالسلطنت پاٹلی پتر میں آیا تھا۔ بدھ مت کے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 7 No.3 2023

چینی راہب فاہیان کا سفر نامہ جو کے بکر ماجیت کے دور میں بدھ مت کے قدیم مرکز کپل وستو، پاٹلی پتر، ویشالی اور کاشی نگر وغیرہ کی تلاش میں ہندوستان آیا تھا۔ ایک اور چینی سیاح ہیون سانگ ۶۲۔۶۴۵ء تک راجہ ہرش کے دور میں ہندوستان میں رہا چھٹی اور نویں صدی اسلام کے فروغ کے حوالہ سے بہت اہم ہیں۔ ایسے میں مسلمان عالم دن اور تاجر فروغِ اسلام کی غرض سے شام، یمن اور چین تک گئے۔ اس دور میں احمد بن فضلان کا "سیاحت نامہ روس" ابو عبداللہ مقدسی کا مراکش سے تاشقند تک کا "سفر" ابو القاسم محمد بن جو قل بغدادی کا ممالک اسلامیہ کا سفر "المسالک والممالک" حکیم خسرو بلخی علوی کا "زادالمسافر" ابوریحان البرونی کا "کتاب الہند" جو کہ ہندوستانی علوم تک رسائی کے لیے کیا گیا سفر ہے۔ اس کے علاوہ ابن جبیر اندلسی کا "رحلتہ بن جبیر" عربی زبان کا شاہکار اُردو میں اس کے متراجم اب دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ محمد ابو عبداللہ ابن بطوطہ نے طنجہ سے نکل کر حجاز، شام، ایران، ماوراالنہر، افغانستان، ہندوستان اور چین کی سیاحت کی اور جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا "عجائب الاسفار" میں قلم بند کر دیا۔ تیرھویں صدی میں اٹلی کے سیاح مارکو پولو کا "سفر ہندوستان وچین" مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ سفر ناموں کی تاریخ میں فرانسیسی سیاح برنیئر کا "سفر نامہ ہند" تاریخی اہمیت کا حاصل سفر نامہ ہے۔ اگر سفر ناموں کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے پہلے زمانے میں سفر کے خاص مقاصد ہوتے تھے جن کو پیش نظر رکھ کر دور دراز علاقوں کی سفری دشواریاں برداشت کی جاتی تھیں۔ لیکن آج کے دور میں سفر کرنا ایک تفریحی سرگرمی بن چکی ہے۔ جو کہ اپنے ساتھ ایک ذخیرۂ معلومات قاری تک پہنچاتی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ دُنیا کی تمام زبانوں میں صنف سفر نامہ نگاری کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اگر ہم اُردو سفر نامہ نگاری کی بات کریں تو معلوم ہوتا ہے۔ اُردو میں سفر نامہ اپنے ادبی اور تخلیقی اسلوب کی وجہ سے نہایت مستحکم روایت سے جڑا ہوا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھنا ہے سفر نامہ بنیادی طور پر کیا چیز ہے اور مختلف لغات اور اصطلاحی کتب میں اس کے معانی کی وسعت کیا ہے۔

سفر نامہ کے معانی "جدید اُردو لغت" کے مطابق کچھ یوں ہیں:

"سفر نامہ: وہ کتاب یا مضمون جس میں سفر کے حالات درج ہوں" (۳)

علمی لغت کے مطابق:

"سفر نامہ: سفر کا روزنامچہ، سفر کے حالات پر مشتمل کتاب کا مضمون ہے" (۴)

اُردو انسائیکلوپیڈیا اس کے معنی کچھ یوں بیان کرتا ہے:

"سفر نامہ: سفر کے تاثرات، حالات و کوائف پر مشتمل ہوتا ہے" (۵)

اُردو زبان وادب میں سفری روداد کے لیے "سفر نامہ" کا لفظ بطور اصطلاح استعمال ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں ابوالاعجاز حفیظ صدیقی کشاف تنقیدی اصطلاحات میں لکھتے ہیں:

> "اجنبی شہروں اور غیر ممالک کے جغرافیائی اور سماجی حالات سے انسان نے ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے۔ ایک سیاح جب اپنے جغرافیائی اور سماجی گردوپیش سے نکل کر کسی دوسرے مقام تک پہنچتا ہے تو اُسے وہ تمام چیزیں جو اُس کے مؤلد و منشا کے مانوس ماحول سے مختلف ہوتی ہیں۔ اختلاف ماحول اور اختلاف معاشرے کے باعث دلچسپ اور استعجاب انگیز نظر آتی ہیں اور وہ باتیں جو مشترک ہوتی ہیں وہ اُنھیں دوسروں بالخصوص اپنے ہم وطنوں کے لیے قلم بند کر لیتا ہے۔ اس تحریر کو ہم ادبی اصطلاح میں سفر نامہ کہتے ہیں۔" (۶)

سفر نامے کا لفظی مفہوم بھی یہ ہی ہے کہ سیاح سفر کے دوران یا مابعد سفر کے حالات وواقعات تحریر کرکے دسروں تک پہنچائے تاکہ دوسرے بھی سفر کے تحیر و تجسس سے پُر واقعات ومشاہدات کے لطف میں شریک ہو سکیں۔ اُردو زبان میں لفظ سفر نامہ کہاں سے اور کیسے آیا۔ اس کے حوالے سے مختلف نقادوں نے اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر نفیسہ حق "سفر نامہ، فن وجواز" میں اس بارے میں لکھتی ہیں:

> "سفر" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مسافت طے کرنا، سیاحت کے لیے نکلنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہونے کے ہیں۔ اُردو زبان میں یہ لفظ عربی زبان سے مستعار ہے اور ان ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ "نامہ" فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خط، فرمان مجموعی طور پر تحریر شدہ عبارت اس لیے اُردو کے علمانے "سفر" عربی اور نامہ فارسی سے لے کر سفر نامہ کی اصطلاح وضع کی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 7 No.3 2023

اُردو میں سفر نامہ، روداد یا سفری تجربات ومشاہدات کو رقم کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے "Travelogue" مستعمل ہے۔ جس کے معنی اُردو کی نسبت وسیع ہیں۔"(۷)

ڈاکٹر قدسیہ قریشی "سفر نامے اُنیسویں صدی" میں سفر نامہ کی تعریف کے ضمن میں لکھتی ہیں:

"سفر نامے کے معنی داستان سفر، روداد سفر یا سفر کے قصے ہیں جسے تحریری طور پر پیش کیا گیا ہو۔ انگریزی میں ایسے سفر کو بیان کرنے والی متحرک تصاویر یا مصور تقریر بتایا گیا ہے۔"(۸)

ڈاکٹر خالد محمود "اُردو سفر ناموں کا تنقیدی مطالعہ" میں سفر نامے کی تعریف کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سفر نامہ نگار دوران سفر یا سفر سے واپسی پر اپنے ذاتی تجربات ومشاہدات اور تاثرات واحساسات کو ترتیب دے کر جو تحریر رقم کرتا ہے وہ سفر نامہ ہے۔"(۹)

ڈاکٹر انور سدید "اُردو ادب میں سفر نامہ" میں اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"سفر نامہ سفر کے تاثرات، حالات اور کوائف پر مشتمل ہوتا ہے فنی طور پر سفر نامہ وہ بیانیہ ہے جو سفر نامہ نگار سفر کے دوران یا اختتام پر اپنے مشاہدات ، کیفیات اور اکثر اوقات قلبی واردات سے مرتب کرتا ہے۔"(۱۰)

جبکہ ڈاکٹر سید عبداللہ سفر نامے کی تعریف کرتے ہوئے "ادب وفن" میں لکھتے ہیں:

"سفر نامہ نگاری ایک طرح کی مرقع نگاری ہے جس میں بیانیہ وصفیہ اور تاثریہ جزئیات ایک خاص ہُنر اور سلیقہ وتناسب سے مرتب ہوتے ہیں۔"(۱۱)

اُردو ادب کے ان تمام بڑے نقادوں اپنے اپنے طور پر سفر نامہ نگاری کی تعریف کی ہے ان تمام آراء سے جو بنیادی نقطہ ہماری سمجھ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی سیاح اپنے گردو پیش ماحول سے نکل کر کسی اجنبی زمین یا ملک کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اُس کے پیش نظر جہاں اپنا ماحول، تہذیب وثقافت، رسم ورواج اور زندگی گزرنے کے طور اطوار اہم ہوتے ہیں وہاں وہ دوسرے خطوں کے اُن مقامات اور روزمرہ زندگی کے پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتا ہے جو اُس کے لیے نئے ہو اور اُس کے تحیر و تحسین میں اضافہ کا باعث بنے۔ بہت سے ایسے واقعات ومشاہدات کو وہ دماغ میں محفوظ کرلیتا ہے اور واپسی پر ضبط تحریر میں لاکر زبان وبیان کی چاشنی سے اپنے ملک کے باشندوں کے سامنے رکھ دیتا ہے یہ عمل جہاں ایک سفر نامہ نگار کے لیے باعثِ راحت ہوتا ہے وہیں پر پڑھنے والوں میں جذبۂ تجسس کو پروان چڑھاتا ہے۔ اگر ہم اُردو زبان کے علاوہ سفر نامہ کی تعریف کے حوالہ سے انگریزی زبان وادب کی مختلف لغات اور ادبی اصطلاحات کی کتب کا مطالعہ کریں تو وہاں بھی سفر نامہ کا لفظ تقریباً ان ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

Oxford Dictionary کے مطابق سفر نامہ کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

Travelogue: a film / movies, broadcast or Peice of woiling "
(about travel."(12

The New webster Encyclopedic کے مطابق:

Travelogue: A lecture on travel of the illustrated with a film, a
(film describing a place of places."(13

The Dictionary of English کے مطابق:

(A documentary film describing a country travel, etc."(13"
A lecture describing travel usually illustrated as wilk photographics "
(Slides, etc."(15

جبکہ Wiki Pedia میں سفر نامہ کی تعریف نہایت تفصیل سے بیان کی گئی ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 7 No.3 2023

Travel literature is travel writing aspiring to literary Velue. Travel " literature typicaly recods the Experiences of an authore through a place for the pleasure of travel an individual work is some time called a (travelogue or itinerary."(16)

ان تمام حقائق سے معلوم ہوتا ہے سفر نامہ کسی سیاح کے بصری مشاہدات و تجربات کی ایک ایسی روداد سفر ہے جس میں وہ تخیل کی رنگ آمیزی کر کے خوبصورت اور دلکش اسلوب میں پیش کرتا ہے تاکہ پڑھنے والے اُس کی آنکھوں دیکھے مناظر سے لطف اندوز ہو کر اُس کے تخلیقی سفر کی داد دیں۔ اُردو زبان میں سفر نامہ کا شمار بیانیہ اصناف میں ہوتا ہے تاہم افسانہ، ناول، ڈرامہ کی طرح آج تک اس کی کوئی وضع تعریف کا تعین نہیں ہوسکا۔ لیکن اس میں دیگر جملہ اصناف کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں اگرچہ کہ سفر نامہ نگار واحد متکلم کی صورت میں اپنی سفر روداد کو بیان کرتا ہے جو کہ خط، روزنامچہ، رپورتاژ اور روداد کی صورت لیے ہوتی ہے۔ سفر نامہ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تکنیک میں بھی تنوع پایا جاتا ہے جبکہ سفر نامہ کا فن کسی خاص تکنیک کا محتاج نہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر سہل لکھتے ہیں:

"سفر ناموں کی تکنیک کا مزاج مختلف النوع طبائع کا منت پذیر ہوتا ہے۔ ہر سفر نامہ نگار اپنے باطن کا پوسٹ مارٹم کر کے آپ کے سامنے بکھر جاتا ہے۔ آپ اُس کی شخصیت کی جزی سے جزی جھوٹ اور سچ سے واقف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ لکھتے وقت تو اسے خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کہاں کہاں قاری کی گرفت میں اس طرح آگیا ہے کہ اب اپنا آپ چھپانا مشکل ہے۔ نثر کی دوسری اصناف میں مصنف خود کو چھپا سکتا ہے۔ مگر سفر نامہ وہ واحد صنف نثر ہے جس میں داخلیت سے سروکار رہتا ہے اور ذات کے سمندر کو بلونا پڑتا ہے۔"(۱۷)

صنف سفر نامہ کو ہر عہد میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور سفر نامہ کی روایت کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اور ہر عہد میں یہ صنف ہیئت کی قیدی نہیں رہی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ سفر نامے کی تکنیک سفر نامہ نگار کے مزاج کی مرہون منت تصور کی جاتی ہے۔ اگر سفر نامہ کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو اُردو زبان میں یوسف خان کمبل پوش نے "عجائبات فرنگ" میں بیانیہ تکنیک اپنائی جس کی وجہ سے اُن کے سفر نامے میں بیک وقت داستان، ناول اور افسانہ جیسا لطف و مزا پیدا ہوگیا۔ اسلوب بیان رنگین بھی ہے اور سادہ بھی۔ نواب کریم خان نے "سیاحت نامہ" ڈائری کی تکنیک میں لکھا سید فدا حسین عرف نبی بخش نے "تاریخ افغانستان" میں روزنامچہ کی تکنیک استعمال کی اور حقیقت نگاری کو قدیم داستانوی رنگ میں پیش کیا۔ ظہیر احمد صدیقی اس بارے میں لکھتے ہیں:

"اچھا سفر نامہ وہ ہے جس میں داستان کی سی داستان طرازی، ناول کی سی افسانہ سازی، ڈرامہ کی سی منظر کشی کچھ آپ بیتی کا مزا، کچھ جگ بیتی کا سا لطف اور پھر سفر کرنے والا جزو تماشہ ہو کر اپنے تاثرات اس طرح پیش کرے کہ اُس کی تحریر میں لطف بھی ہو اور معلومات افزا بھی۔"(۱۸)

سفر نامہ میں تکنیک کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ سیاح جب اپنا سفر نامہ لکھتا ہے تو اُس کی دلکشی میں یہ چیز بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے کسی سفر نامہ کی ادبی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔ چونکہ سفر نامہ اُردو ادب میں ایک مستقل صنف سخن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں اگر کوئی بھی سفر نامہ نگار فنی چابکدستی کا مظاہرہ کرے گا تو نہ صرف اس صنف کو ترقی ملے گی بلکہ سفر نامہ نگاری کو بھی مقبولیت حاصل ہوگی اور یہ اسی صورت ممکن ہو سکتا ہے جب ایک سفر نامہ نگار اپنے تجربات و مشاہدات کو تخلیق کی آنچ سے فن کے درجہ پر پہنچائے گا اور ایک مؤثر تکنیک کو بروئے کار لا کر روداد سفر بیان کرے گا۔ اسی تناظر میں ڈاکٹر مرزا حامد بیگ لکھتے ہیں:

"خارج سے متعلق بیانیہ اصناف ادب میں سفر نامہ سرفہرست ہے لیکن شاید سفر نامہ واحد نثری صنف اظہار ہے جس کی تکنیکی تعریف کا تعین تاحال ممکن نہیں ہوسکا کچھ یہی سبب ہے سفر نامہ کبھی روزنامچے کے رنگ میں لکھا گیا اور کبھی خطوط کی شکل میں اس میں مکالمے کی شمولیت بھی ممکن ہے اور اس میں خبر پہنچانے کا انداز بھی کھپ جاتا ہے۔"(۱۹)

Vol. 7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اگرچہ اُردو کے بہت سے نقادوں نے سفر نامے میں فنی اعتبار سے تکنیک کے تجربات کی گنجائش کو رد کر دیا ہے۔ تاہم اسلوبیاتی سطح پر سفر نامے کے بیانیہ کو دلکش بنانے کے لیے بہت سے سفر نامہ نگاروں نے "شعور کی رو" اور "فلیش بیک تکنیک" کا استعمال مؤثر انداز میں کیا ہے۔ جس سے واقعات سفر کے بیان میں ندرت وجدت کے ساتھ اسلوب میں تازگی پیدا ہوگئی اور قارئین کی دلچسپی میں اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر انور سدید سفر نامے کے فن کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

> "سفر نامے کا شمار اُردو کی بیانیہ اصناف میں ہوتا ہے۔ سفر نامہ جو کہ چشم دید واقعات پر لکھا جاتا ہے۔ اس لیے سفر اس کی اساسی شرط ہے۔ بادی النظر میں سفر کے ساتھ انجانے دیسوں کی میسر نئی فضاؤں سے واقفیت اور انوکھے مناظر سے مشاہدہ کا تصور وابستہ ہے۔ اس لیے سفر میں تحیر کا عنصر فطری طور پر شامل نظر آتا ہے اور یہ تحیر انسان کو سفر پر اُکساتا رہتا ہے۔ سفر کی نوعیت خواہ کیسی ہی ہو۔ سیاح یا مسافر کے وابستگان اس بات کے آرزو مند ہوتے ہیں کہ تجربات سفر سے بات سفر سے زیادہ سے زیادہ آگہی حاصل کر کے اپنی معلومات میں اضاف کریں اور یہ بات اُن ممالک میں زیادہ شدت سے سامنے آتی ہے۔ جہاں معاشرہ ایک مخصوص تہذیبی اور نظریاتی چار دیواری میں محصور ہو اور فرد کو اس چار دیواری سے باہر نکلنے کے مواقع نسبتاً کم حاصل ہوں۔ اس قسم کے معاشرے میں دور دیس کی ہر چیز الف لیلوی نظر آتی ہے اور قاری کرید کرید کر یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ مسافر نے کیا دیکھا۔"(۲۰)

سفر نامہ نگار ضروری نہیں کہ صرف خبر یا معلومات کا وسیلہ بنے بلکہ خوبصورت الفاظ میں سمو کر اپنی روداد سفر کو جو واقعات و مشاہدات کے علاوہ تاثرات واحساسات پر مبنی ہو اس طرح پیش کرے کہ زندگی کے نئے راستوں کا ادراک اور فہم بھی پیدا ہو۔ چونکہ سفر نامہ اپنے مزاج کے حوالہ سے نہ تو افسانہ ہے نہ ناول یا ڈرامہ پھر بھی موضوعات کے تنوع اور وسعت کی وجہ سے خارج کے ساتھ ساتھ داخلی عناصر اور تخیلی رنگ آمیزی اس کو ایک دلچسپ تخلیقی صنف ادب بنا دیتی ہے۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر مرزا حامد بیگ لکھتے ہیں:

> "سفر نامہ ہر ادب کی ایک بیانیہ صنف ہے جس میں خارجی مشاہدات کو تخیل پر فوقیت حاصل ہے البتہ سفر سے متعلق ہونے کے باعث سفر نامے میں تحیر کا عنصر نمایاں تر ہے۔ لیکن یاد رہے کہ مستقل ادبی صنف ہونے کے ناطے سفر نامے کی پیش کش ادبی نوع کی ہو گی نہ کہ مسافر کا بیان۔ اس لیے یہ امر مجبوری سفر اختیار کرنے والے پر مسافر کا سفری احوال ادب کی ایک مستقل صنف سفر یا سیاحت نامہ نہ کہلائے گا۔"(۲۱)

سفر نامہ جہاں سیاح کے بصری مشاہدات کی روداد ہے وہیں پر تاریخی، مذہبی، ثقافتی، علمی معلومات کا وسیلہ۔ اگرچہ یہ تمام معلومات دیگر کتب میں بھی دستیاب ہے لیکن ایک سیاح اپنے خوبصورت اسلوب میں کسی معاشرے یا ملک کے حالات کا ایسا خوبصورت مرقع پیش کرتا ہے جو جذبات واحساسات کی چاشنی کے ساتھ مل کر تخلیقی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ سفر نامے کے تخلیقی اور ادبی صنف ہونے کے حوالہ سے ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں:

> "سفر نامہ کاروباری تحریر نہیں ہوتی بلکہ مصنف کو مقامات اور مناظر کی متحرک تصویر اور تقریبات واشخاص کی مرقع کشی کرنی ہوتی ہے خارجی واقعات کو داخلی تاثرات سے اس طرح ہم آہنگ کرنا ہوتا ہے کہ مشاہدات تاثرات میں ڈوب نہ جائیں بلکہ تاثر کے باوجود مشاہدات اُبھرے ہوئے معلوم ہوں مگر ہلکے تاثر کی چاشنی اُن میں رنگ بھرتی جائے۔ سفر نامہ نگاری ایک مرقع نگاری ہے۔"(۲۲)

عہد قدیم کے سفر ناموں میں محدود جغرافیائی اور تہذیبی وثقافتی معلومات ایک ڈائری کی صورت میں پیش کی جاتی تھیں۔ ایسی تحریروں میں ادبی چاشنی تو کجا بس سامنے کے مناظر پر ایک اُچٹتی نگاہ ڈالی جاتی تھی۔ تاہم جدید دور کے سفر ناموں میں قوت مشاہدہ کی گہرائی کے ساتھ تاثرات کی چاشنی بھی بہر حال موجود ہے۔ سفر نامہ ایک ایسی کتاب داستان بن چکا ہے۔ جس میں مختلف ممالک کی تہذیبی زندگی کے گراں قدر نمونے موجود ہیں۔ جو نہ صرف ادبی نقطہ نظر سے اہمیت کے حامل ہیں بلکہ تاریخی اعتبار سے بھی اُن کی حیثیت مسلم ہے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی اسفار کے محرکات کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 7 No.3 2023

"جہاں تک سیر وسیاحت کے محرکات کا تعلق ہے تو عہد قدیم سے لے کر اب تک تجارت، حصول علم، تبلیغ دین، سیاسی مقاصد، تلاش معاش اور زیارت مقامات مقدسہ وہ چند مقاصد ہیں جنہوں نے نسل انسانی کے پاؤں میں چکر ڈال رکھا ہے اور یوں متنوع مقاصد کے حامل اسفار نے مختلف سفر ناموں کو جنم دیا ہے۔ جو دیس دیس کی تاریخ، تہذیب، تمدن، تصور کائنات، عادات، رسوم، رواج، رُجحانات، متعقدات، میلانات اور علوم کا وسیع خزانہ سمجھے بیٹھے ہیں اور جو بعض صورتوں میں تاریخ، تہذیب وتمدن کا سب سے اہم اور بنیادی ماخذ سمجھے جاتے ہیں۔"(۲۳)

سفر نامے کا موضوع ہمیشہ سے انسان اور انسانی زندگی کے لوازمات رہے ہیں۔ جبکہ تاریخ یا جغرافیائی حالات نہیں لیکن ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جغرافیائی ماحول اور تاریخی پس منظر انسانی زندگی پر دیرپا اثرات ثبت کرتا ہے۔ اس وجہ سے جغرافیائی اور تاریخی حالات کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس انداز میں کہ تحریر کا حسن ماند نہ پڑے سفر نامہ کی پیش کش یا تکنیک ایسی ہو کہ اُس پر تاریخ کی کتاب کا گمان نہ ہو بلکہ وہ ایک تخلیقی فن پارہ محسوس ہو اور ہر طرح کے مزاج کے حامل قاری کے لیے باعث کشش ہو۔ ہمارے ذاتی خیال میں ایسی تحریر ایک اعلیٰ درجہ کے ادیب کے قلم ہی سے چھوٹ سکتی ہے۔ ڈاکٹر اسلم فرخی ادیب کے لیے چند چیزیں ضروری تصور کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قدیم سیاح بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے دور دیس کے کوچہ وبازار کی رونق، عجائب وغرائب، جغرافیائی اور تاریخی نوادر اور معاشی کیفیات کی تفصیل قلم بند کرتے تھے۔ پڑھنے والے اُن کے تفصیلی بیان سے گھر بیٹھے جغرافیہ اور تاریخ دونوں سے بھر پور استفادہ کر لیتے تھے لیکن اب ساری تفصیل عام ہوگئی ہے اور سیاح کا کام یہ رہ گیا ہے کہ مخصوص ماحول اور حالات میں اپنے ذاتی اور انفرادی ردعمل کی وہ جھلک پیش کر دے جس سے قاری کی ذہنی وسعت اور انسان شناسی میں اضافہ ہو۔"(۲۴)

سفر نامہ ایک ایسی تحریر کا متقاضی ہے جس سیاح اپنے ذاتی تاثرات واحساسات کی رنگ آمیزی کے ساتھ بے رنگ تاریخی وثقافتی مناظر کو رنگین اور جاذب نظر بناتا ہے اور یہ عمل اُسی وقت کامیاب ہوتا ہے جس وقت مشاہدہ کی گہرائی مطالعہ کا سلیقہ اور تمام تر اختلاف کے باوجود بنی نوع انسان کی اساسی وحدت کا شعور اور اجنبی دیار وامصار کی جیتی جاگتی زندگی کا وضع اور شفاف تعارف شامل تحریر کیا جائے۔ جو صداقت پر مبنی ہونے کے علاوہ قاری کے لیے خیال انگیز اور بصیرت افروز بھی ہو۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"ایک کامیاب سفر نامہ وہ ہوتا ہے جو صرف ساکت وجامد فطرت کا عکاس نہ ہو بلکہ لمحۂ رواں میں آنکھ، کان، زبان اور احساس سے ٹکرانے والی ہر شے نظر میں سماجانے والی ہو۔ تماشہ، نغمہ ونکہت کا ہر صورت ورنگ لفظوں کی امیجری میں جمع ہو کر بیان کو مرقع بہاراں بنادے اور قاری اُن تمثالوں کے اندر جذب ہو کر خود کو اس مرکب آئینہ گری کا قصہ بنادے۔"(۲۵)

قدیم سفر ناموں میں سیاح مناظر پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جاتا تھا اور مناظر وواقعات کا خاموش بیانیہ ترتیب دے کر خود بری الذمہ ہو جاتا تھا اور یہ سفر نامے بے رنگ اور بے آواز فلموں کی مانند ہوتے تھے جو صرف بے رونق تصاویر اور مناظر پیش کرتے تھے جبکہ جدید سفر ناموں نے اس جمود کو توڑ کر ان بے رنگ تصاویر اور مناظر میں تخلیقی عمل سے جان اور رنگ دونوں چیزیں ڈال دی ہیں۔ بلکہ آج کا سفر نامہ نگار صرف رنگ آمیزی ہی نہیں کرتا پہلے سے موجود خوبصورت رنگوں کو ادبی اسلوب کی چاشنی سے مزید دلکش اور رنگین بنا دیا ہے جس کی وجہ سے قاری سفر کی روداد کو پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آج کا سفر نامہ افسانہ، ناول، ڈرامہ اور فلم سے زیادہ مقبول ہے۔ اس کی وجہ تحیر وتجسس سے بھر پور مناظر اور تخلیقی اسلوب نگارش ہے خاص طور پر فلیش بیک تکنیک نے سفر نامے کے فن کو متحرک فلم کی صورت عطا کر دی ہے جس میں حال کے ساتھ ماضی کی خوبصورت جھلکیاں اُس کی معلومات میں اضافہ کے ساتھ سفر نامہ نگار کی ذات سے جوڑی حقیقتوں سے بھی آشنا کرتی ہے۔

**اُردو سفر نامے کی اقسام**

سفر نامے کا شمار اُردو ادب کی بیانیہ اضافہ میں ہوتا ہے جس میں کئی اصناف کو برتا جاتا ہے۔ سفر نامہ نگار اپنی ضروریات کے مطابق اپنے موضوعات اور جذبات کے اظہار کے لیے تاریخ، مکتوب، ڈائری، روزنامچہ اور خود نوشت کی تکنیک اور اسلوب سے مدد لے کر اپنی سفری روداد کو بیان کرتا ہے۔ تاہم سفر نامہ اپنے اندر دیگر ادبی اصناف کو سمونے کے باوجود اپنی انفرادی حیثیت کو قائم و دائم رکھتا ہے۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر اشفاق احمد ورک کا بیان نہایت اہم ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> "فنی اعتبار سے سفر نامہ کی تکنیک شروع سے آج تک بیانیہ ہے جبکہ موضوعات کے حوالے سے اُردو میں سیاسی ،مذہبی تاریخی جغرافیائی اور تحقیقی نوعیت کے سفر نامے ملتے ہیں۔ ہیئت کے اعتبار سے روزناموں، خطوط اور روداد کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔"(۲۶)

اُردو ادب میں اس طرح کے سفر ناموں میں سلطان جہاں بیگم کا "سیاحت سلطانی" خواجہ احمد عباس کا "مسافر کی ڈائری" ابن انشاء کا "آوارہ گرد کی ڈائری" خطوط سے اخذ و مرتب شدہ سفر ناموں کے حوالہ سے سفر نامۂ اقبال، خطوط انگلستان، پطرس بخاری "سفر انگلستان" خطوط انگلستان، مولانا محمد علی جوہر کا "زندگی کی آخری شب" سفر یورپ سے متعلق خطوط پر مشتمل ہیں جبکہ آغا محمد اشرف کے سفر نامے "لندن سے آداب عرض" اور "دیس سے باہر" سر سید احمد خان کا "مسافرانِ لندن" خطوط سے اخذ و مرتب کردہ سفر نامے ہیں۔ ڈاکٹر تحسین فراقی تکنیک کے حوالہ سے اُردو سفر ناموں کی اقسام کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "اب تک ڈیڑھ دو سو سفر نامے لکھے جا چکے ہیں۔ اُن میں وہ سفر نامے بھی شامل ہیں جو ڈائریوں کی صورت میں لکھے گئے اور ایسے بھی ہیں جو گائیڈ بکوں کے طور پر ضبط تحریر میں لائے گئے اور ایسے بھی ہیں جو دور دیس سے موصول ہونے والے خطوط سے حذف و تنقیح کے بعد مرتب کر دیے گئے اور ایسے بھی جن میں ٹورسٹ گائیڈ بکوں والی معلومات بہت کم اور لکھنے والے کے تاثرات اور مشاہدات زیادہ تفصیل اور ادبی شان سے بیان ہوئے ہیں۔"(۲۷)

زمانہ قدیم کے سفر نامے تقریباً گائیڈ بکوں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اُن میں جغرافیائی خدوخال، تہذیبی آثار، مذہبی معلومات، حیوانات و نباتات اور سبزیوں اور پھلوں کے ساتھ دیگر فصلوں کے حوالہ سے معلومات قارئین کے علم میں لائی جاتی تھیں لیکن اُردو کے اولین سفر نامہ نگار یوسف خان کمبل پوش نے سفر نامے کی اس روایت سے ہٹ کر ذاتی تاثرات و احساسات کی آمیزش سے سفر نامے کی قدیم تکنیک پر ایک کاری ضرب لگائی اور داخلی کیفیات کو داخل کر کے سفر نامے کو ایک نئے راستے پر گامزن کر دیا۔ اس وجہ سے جہاں سفر نامے کو ہیئت کے اعتبار سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے اور وہیں پر مختلف نقادوں نے اس کی موضوعاتی اقسام کا ذکر بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد افتخار شفیع نے سفر نامے کو چار بڑے موضوعات میں تقسیم کیا ہے۔ وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "موضوعات کے اعتبار سے سفر نامے کی چار بنیادی قسمیں ہیں۔
> ا۔ مذہبی سفر نامے ۲۔ مزاحیہ سفر نامے ۳۔ روایتی سفر نامے
> ۴۔ محسوساتی سفر نامے۔"(۲۸)

**ا۔ مذہبی سفر نامے**

اُردو ادب میں مذہبی سفر ناموں کا رواج بہت قدیم ہے اگر حج ناموں کی بات کی جائے تو اُردو میں کثرت سے "حج نامے" موجود ہیں۔ مثال کے طور پر خواجہ حسن نظامی کا "حجاز و مصر و شام" مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا "سفر حجاز" بیگم حسرت موہانی کا "سفر نامہ حجاز" شورش کاشمیری کا "شب جائے کہ من بودم" ممتاز مفتی کا "لبیک" وغیرہ اہم سفر نامے ہیں۔

**۲۔ مزاحیہ سفر نامے**

اُردو ادب میں بہت سے ایسے سفر نامے موجود کہ ہیں جو جہ مزاحیہ انداز بیان میں لکھے گئے ہیں۔ اگرچہ سفر نامہ بنیادی طور پر سنجیدہ تخلیقی عمل ہے۔ لیکن سفر کی ناہمواریوں اور حماقتوں سے بعض دفعہ ایسے ایسے شگوفے پھوٹتے ہیں کہ پڑھنے والے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں۔ اُردو میں خاص طور پر وہ ایب جو اپنی مزاحیہ تحریروں کی وجہ سے شہرت کے حامل ہیں۔ اُن کے سفر نامے مزاح کے حوالہ سے خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ابن انشا کے سفر نامے "چلتے ہو تو چین کو چلئے"، "دُنیا گول ہے"، "ابن بطوطہ کے تعاقب میں" وغیرہ شفیق الرحمن کا "ڈینیوب" کرنل محمد خان کا "جنگ آمد" "بجنگ آمد" اور "بسلامت روی" صدیق سالک کا "تادم تحریر" اے حمید کا "دیہات کی بہاریں" سلمیٰ یاسمین نجمی کا "کوئے ملامت" عطاء الحق قاسمی کا "خندہ مکرر" وغیرہ اہم مزاحیہ سفر نامے ہیں۔

### ۳۔روایتی سفرنامے

ایسے سفرناموں میں کسی ملک کے جغرافیائی تاریخی اور مذہبی پہلوؤں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔بنیادی طور پر ایسے سفرناموں کو ٹورسٹ گائیڈ کہا جاتا ہے۔ان اسلوب سنجیدہ اور ذاتی تاثرات سے عاری ہوتا ہے۔

### ۴۔محسوساتی سفرنامے

ایسے سفرناموں کا انداز منطقی نہیں ہوتا بلکہ ایسے سفرناموں میں سیاح نہایت باریک بینی سے حالات وواقعات کا مشاہدہ کرتا ہے اور پھر اپنے داخلی تجربات کی آمیزش سے نہایت خوبصورت اسلوب میں قاری پر ایک جہان معنی کا انکشاف کرتا ہے۔ایسے سفرناموں میں موجودہ دور کے بہت سے سفرناموں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

اُردو زبان میں بیرون ملک اور اندرون ملک کے حوالہ سے بے شمار سفرنامے لکھے گئے۔ جن میں کچھ سفرنامے "منظوم" ہیں اور کچھ بچوں کے لکھے گئے۔ بہر حال اُردو کے بہت سے نقادوں نے سفرنامے کو موضوعات اور ہیئت کے اعتبار سے تقریباً نو اقسام میں تقسیم کیا ہے جبکہ بنیادی چار اقسام کا حوالہ ہم دے چکے ہیں۔ جہاں تک اُردو سفرنامہ نگاری کے ارتقا کی بات ہے اس نے بیسویں صدی میں جس تیز رفتاری سے ترقی کی منازل طے کیں۔اس کی مثال نہیں ملتی۔اس کے ساتھ جدید اسالیب وتکنیک کے تجربات نے اس کو مقبول صنف سخن بنادیا یہ ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں مزید تجربات کی گنجائش موجود ہے۔رحمن مذنب اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "سفرنامہ نئی حیرت اور نئی جستجو کا ذریعہ ہے نئے تجربے کا خالق ہے۔یہ گلستان اور بوستان بن جاتا ہے۔سفر نہ ہو تو سعدی بھی نہ ہو۔ہر بہانے سفر کرنا چاہیے۔دیکھیں تو ہر آدمی چلتا پھرتا سفرنامہ ہے کوئی چھوٹا اور کوئی بڑا، کوئی اپنے اندر سفر کرتا ہے۔کوئی باہر دونوں طرف ذات وصفات کے انکشاف کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے اندرونی سفر بہت مشکل ہوتا ہے۔اصطلاحاً اسے روحانی تجربہ ،مذہبی تجربہ یا صوفیانہ تجربہ کہتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ اتنا گھمبیر ہوتا ہے کہ آدمی آپے سے باہر ہوجاتا ہے اور جان دے کر نجات پاتا ہے۔ حلاج بن منصور کا سفر اسی نوع کا تھا۔ جلوۂ یار کی تپش اُس کی برداشت سے سوا تھی چنانچہ وہ جل گیا۔"(۲۹)

یوں تو سفرناموں کی بہت سی اقسام ہیں "سیاسی سفرنامے" معاشی سفرنامے، فلمی سفرنامے، ادبی سفرنامے اور سیر و تفریح پر مشتمل سفرنامے سفرنامہ اور سیاح لازم وملزوم ہیں۔اسی بناپر بہت سے سفرنامے لکھے گئے اور ہر عہد میں اس کا وجود نظر آتا ہے۔یہی وجہ ہے نہ صرف اُردو ادب میں بلکہ دیگر زبانوں میں بھی سفرنامہ بطور ایک ادبی صنف کے اپنی حیثیت منوا چکا ہے۔

### حوالہ جات

۱۔القرآن، ص۲۹۔۳۰

۲۔امجد ابن فضلاں، مرتبہ نذیر حسین، سیاحت نامہ، مکتبہ جمال لاہور ۲۰۱۱ء، ص۳۔۴

۳۔اشرف ندیم، جدید اُردو لغت، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد پاکستان ۲۰۰۴ء، ص۴۴۷

۴۔وارث سرہندی، علمی لغت، علمی کتب خانہ علمی بازار لاہور ۱۹۷۱ء، ص 912

۵۔اُردو انسائیکلوپیڈیا (نیا ایڈیشن) فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۱ء، ص۳

۶۔ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۵ء، ص۱۰۰

۷۔بحوالہ نفیسہ حق، ڈاکٹر، سفرنامہ، فن وجواز، مشمولہ سہ ماہی الزبیر سفرنامہ نمبر بہاول پور اُردو اکیڈمی ۱۹۹۷ء، ص۶۴

۸۔قدسیہ قریشی، ڈاکٹر، اُردو سفرنامے "انیسویں صدی میں" قریشی مکتبہ جامعہ نگر دہلی ۱۹۸۷ء، ص۶۴

۹۔خالد محمود، ڈاکٹر، اُردو سفرناموں کا تنقیدی مطالعہ، نئی دہلی ۱۹۹۰ء، ص:۲۲

۱۰۔انور سدید، ڈاکٹر، اُردو میں سفرنامہ، مغربی پاکستان اُردو اکادمی لاہور س ن، ص۴۷

۱۱۔سید عبداللہ، ڈاکٹر، ادب وفن، اُردو اکادمی مغربی پاکستان لاہور ۱۹۸۷ء، ص۱۱۴

Oxford Advanced learner Dictonary P:649 .12

The New webster Encyclopedic Dictionary of English language london 1987, P:890 .13

Encgclopedia world Dictionary larnlyn Vol:23 P:1169 .14

Encgclopedia world Dictionary larnlyn Vol:23 P:1169 .15

.www.en Wiki Pedia org/wiki travel Literature .16

۱۷۔ بحوالہ آغا سہل، ڈاکٹر، نئے ہندوستان کا بڑھا ہاتھ، مشمولہ زرد پتوں کی بہار، لکھنؤ اکادمی ۱۹۸۲ء، ص ۷

۱۸۔ بحوالہ ظہیر احمد صدیقی، سخنے چند، مشمولہ دیکھ لیا ایران، الحروف لاہور ۱۹۹۲ء، ص ۹

۱۹۔ مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر، اُردو سفر نامے کی مختصر تاریخ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۷ء، ص ۱۱

۲۰۔ انور سدید، ڈاکٹر، اُردو ادب میں سفر نامہ، ص ۴۷

۲۱۔ مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر، اُردو سفر نامے کی مختصر تاریخ، ص ۶۰

۲۲۔ سید عبد اللہ، ڈاکٹر، ادب و فن، ۱۱۴

۲۳۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر، مقدمہ عجائبات فرنگ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۴ء، ص ۲۸

۲۴۔ بحوالہ اسلم فرخی، ڈاکٹر، کنارے کی دھوپ، مشمولہ دھوپ کنارا، بیلا پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۱ء، ص ۱۴

۲۵۔ بحوالہ سید عبد اللہ، ڈاکٹر، پیش لفظ، مشمولہ سرزمین حافظ و خیام، غالب پبلیشرز لاہور ۱۹۵۹ء، ص ۸

۲۶۔ اشفاق احمد ورک، ڈاکٹر، اُردو نثر میں طنز و مزاح، بیت الحکمت لاہور ۲۰۰۴ء، ص ۴۰۷

۲۷۔ بحوالہ تحسین فراقی، ڈاکٹر، عالی جی کی سفر نامہ نگاری، مشمولہ معاصر، اُردو ادب میں نثری مطالعات، مکتبہ جدید پریس لاہور س ن، ص ۱۲۸

۲۸۔ محمد افتخار شفیع، ڈاکٹر، اصناف نثر، کتاب سرائے لاہور ۲۰۱۳ء، ص ۱۰۹

۲۹۔ رحمن مذنب، مقدمہ، مشمولہ اُردو ادب میں سفر نامہ، ص ۱۴